واقعات کربلا و عقاید شیعہ

رقمزدہ منشی خادم حسینؑ خادم بھیروی

واقعات کربلا موازنہ عقاید اثنا عشریہ

واقعات کربلا

(۲) جناب امام حسینؑ کی نسبت واقعات سے ثابت نہیں ہوتا کہ انکو آیندہ حوادث کا علم تھا۔ کوفیوں نے بوقت صلح امام حسنؑ ہمراہ امیر معاویہ جب امام حسینؑ کی دلجوئی کی تو آپ نے فرمایا۔ جب تک معاویہ زندہ ہے اسکے بعد ہم تم دیکھ لیں گے (مقتل ابو مخنف ص۳)

کوفیوں نے امیر معاویہ کی زندگی میں باہم سازش کرکے" امام حسینؑ کو لکھا کہ ہم معاویہ کو خلافت سے معزول کرکے آپ سے بیعت کرتے ہیں۔ امام حسین نے اسوقت موافقت انکی صلاح وقت نہ جانی اور حکم بہ صبر فرمایا" جلاء العیون ص۲۲ج۲ اردو کوفیوں کے بارہ ہزار خطوط طلبی کے آچکے تو مسلم کو بطرف کوفہ روانہ فرماکر ہدایت فرمائی" اگر اہل کوفہ میری بیعت پر اتفاق کریں بہت جلد حقیقت حال سے مجھے مطلع کرنا" جلاء العیون اردو ص۳۲ج۲ جو دستی خط مسلم کے ہاتھ آیا اس میں کوفیوں کو لکھا" اگر مسلم مجھے لکھیں

عقاید اثنا عشریہ

(۲) آیندہ حوادث کا علم ائمہ کو دیا گیا تھا "ان الائمہ یعلمون علم ما کان وما یکون وانہ لایخفی علیہم شیئ"۔ اصول کافی کتاب الحجہ صفحہ ۱۵۹ ترجمہ تحقیق اماموں کو گذشتہ اور آیندہ حادثات کا علم ہوتا ہے اور کوئی چیز ان سے مخفی نہیں ہوتی

اماموں کے پاس مصحف فاطمہؑ ہے جو جبرئیل کے املا سے جناب علیؑ لکھتے تھے اور جو حجم میں قرآن مروجہ سے تین گنا ضخیم ہے۔ اور جس میں اس قرآن مجید کا ایک حرف بھی نہیں لیا گیا۔ اس میں آیندہ کے سب واقعات کا علم ہے اسی طرح لوح فاطمہؓ میں بھی آیندہ حوادث کا مفصّل ذکر موجود ہے دیکھو اصول کافی کتاب الحجۃ واکمال الدین باب ۲۸ وکتاب گوہر مراد ملا عبد الرزاق لاہجی۔

اماموں کے پاس جفر جامعہ ہے جسکی بابت لکھا ہے" وہو الکتاب المشتمل علی علم المنایا و البلایا و علم ما کان وما یکون الی یوم القیمۃ الذی خص اللہ بہ محمدؐ او الائمۃ من بعدہ علیہم السّلام"

واقعات کربلا	موازنہ	عقاید اثنا عشریہ
کہ جو کچھ تم نے مجھے خطوط میں لکھا ہے بمشورہ عقلاء و دانایان واشراف و بزرگان قوم لکھا ہے اس وقت انشاء اللہ میں بہت جلد تمہارے پاس چلا آؤنگا جلاء العیون ص۴۳۱ ابتدائے سفر میں ہی مسلم کے دو ہمراہی شدت پیاس سے فوت ہوگئے تو مسلم نے امام حسینؓ کو اطلاعاً عریضہ لکھا کہ "کہ اگر آپ مناسب جانیں مجھے اس سفر سے باز رکھیں" لیکن امام حسینؑ نے پھر بھی مسلم کو مجبور کیا کہ کوفہ کو چلے جاؤ رؤسا بصرہ کو امداد کے لئے دعوت کیگئی یزید بن مسعود ہنشلی رئیس بصرہ نے قبائل بنی تمیم و بنی حنظلہ و بنی سعد سے وعدہ نصرت لیکر امامؑ کو اطلاع دی۔امام نے یزید کو دعا دی مگر یہ لوگ عشر محرم کے دن جب کربلا پہنچے تو امام جام شہادت پی چکے تھے جلاء العیون ص۴۳۴ امام کو جب مسلم نے اطلاع دی کہ کوفیوں نے آپکی بیعت کرلی ہے اور اسکے بعد مسلم کوفہ میں شہید بھی ہوگئے آپ نے کوفیوں کو خط لکھا تمہاری جانب آتا ہوں کمر متابعت مضبوط باندھو۔اور اسباب کارزار آمادہ رکھو اور میری نصرت کے		کتاب اکمال الدین ص۲۰۳ مطبوعہ ایران و اصول کافی کتاب الحجۃ جس امام کو یہ معلوم نہ ہو کہ مجھکو کونسی مصیبت پیش آنیوالی ہے اور اسکا انجام کیا ہوگا۔ وہ مخلوق پر خدا کی طرف سے حجت نہیں ہو سکتا۔عبارت اصل حدیث "ان امام لایعلم ما یصیبہ والی مایصیر فلیس ذلک بحجۃ اللہ علی خلقہ" اصول کافی ص۱۵۸ امام جب کسی امر کے جاننے کا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اسکو جتلا دیتا ہے اذا اراد الامام ان یعلم شیئاً اعلم اللہ ذلک۔اصول کافی لیلۃ القدر کی رات میں ہر سال امام پر روح نازل ہوتا ہے اور تمام سال کے آیندہ واقعات سے اسکو باخبر کردیتا ہے اصول کافی وگوہر مراد ہر شب جمعہ کو اماموں کے علوم زیادہ کئے جاتے ہیں" "واز جملہ افزودہ شدن علوم ائمہ در ہر شب جمعہ" اصول کافی گوہر مراد

موازنہ

واقعات کربلا	عقائد اثنا عشریہ
لئے مہیا رہو کہ میں اب بہت جلد تم تک پہنچتا ہوں" جلاء العیون ص۴۴۹ مسلم کی شہادت کی خبر معہ قتل برادر رضاعی عبداللہ بقطر و عروہ بن ہانی رئیس کوفہ تا منزل زبالہ آپکو معلوم نہ تھی دوسرے لوگونکی زبانی آپکو معلوم ہوا۔ جلاء العیون ص۴۵۲ جس پر آپ کے دل کو سخت صدمہ ہوا۔ اور فرمایا "لاخیر فی الحیوٰۃ بعد ھولاء الفتیۃ" مقتل ابو مخنف ص۲۵	
(۳) امام بے دیار محمد بن حنفیہ نے امامؑ کو بوقت روانگی بطرف مکہ عرض کیا کہ مدینہ کو نہ چھوڑے امام نے فرمایا "اے برادر میں کہاں جاکے توقف کروں" جلاء العیون ص۴۲۶ یعنی عامل مدینہ یزید کے حکم پر مجھکو مدینہ میں کب رہنے دیتا ہے گویا امام کے لئے کہیں جاکر آرام سے رہنے کا مقام نہ تھا	(۳) حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ علیہما السلام کے خاص دو شہر ایک شہر انتہائے مشرق میں ہے اور دوسرا انتہائے مغرب میں جن کے نام جابلقا و جابلسا ہیں جن میں ہزارہا بلکہ لکوکہا شیعہ آباد ہیں اور ان دونوں میں سوائے حسنینؑ کے کوئی حجت (امام) نہیں ہے جلاء العیون ص۲۹۴ عین الحیات ذکر شہر جابلسا ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب دوم ص۳۵۸
(۴) امام حسین علیہ السلام اپنے دوست دشمن مخلص و منافق کو پہلے سے نہ جانتے تھے۔ صلح امام حسنؑ و معاویہ کے وقت اظہار افسوس کے لئے جو کوفی آئے تھے امام حسین نے ان سے	(۴) امام پہلے سے اپنے دوست دشمن مخلص و منافق کو جانتے ہیں اس علم کا ذریعہ عرض اعمال امت ہے مومنوں کے اعمال ہر شب جمعہ اور ہر دوشنبہ بلکہ ہر صبح و شام

واقعات کربلا	موازنہ عقائد اثنا عشریہ
اپنے دلی رنج و غصہ کا اظہار ایسے پیرایہ میں فرمایا کہ بغیر اپنے خاص محرم رازوں کے کوئی ظاہر نہیں کر سکتا۔ مقتل ابو مخنف ص۳۱	کو اماموں کے پیش ہوتے ہیں اور اسوقت ہر مومن آل محمد کا نام معہ ولدیت و نسب و قبیلہ انکو بتلایا جاتا ہے۔ اصول کافی باب لیلۃ القدر اور حیات القلوب باب ۱۳
پھر انکے جو خطوط بارہ ہزار کی تعداد میں آئے ان پر انکے نام بھی لکھے ہوئے تھے انکو اپنا ہوا خواہ جان کر اپنے چچا زاد بھائی مسلم کو بھیجا۔ دستی خط بھی کوفیوں کے وعدوں پر گونہ اظہار تسلی فرمایا مسلم نے لکھا اسی ہزار کوفیوں نے آپ کے لئے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے آپ نے مسلم کی تصدیق کو اپنی دلی تسلی کے لئے کافی سمجھا اور مکہ سے عازم کوفہ ہوگئے آخر انہی کوفیوں نے مسلم کو بھی شہید کیا اور خود امام حسین کو بھی مروڈسائے	دوسرا ذریعہ شناخت وہ نامہ جات ہیں جنکو خدا نے شب معراج آنحضرت صلعم کے سپرد کیا تھا یہ بطور رجسٹر کے سمجھنے چاہیئے ان میں تمام اہل جہنم اہل بہشت اصحاب الیمین اور اصحاب شمال جو قیامت تک ہونگے انکے نام معہ پدران و قبیلہ ہائے ایشاں تا روز قیامت یکے زیادہ نہ میشود مرقوم ہیں اور یہ نامے حضرت علیؑ کو دیئے گئے تھے اور پھر انکی اولاد ائمہ امجاد کو ورثہ میں ملتے رہے حیات القلوب باب ۱۳
کوفہ جنھوں نے ہر دفعہ اپنے عریضوں میں اپنے نام زیب عنوان کئے تھے یہ ہیں سلیمان بن صرد الخزاعی مسیب بن نجبہ رفاعہ بن شداد البجلی۔ عبد اللہ بن وال حبیب بن مظاہر الاسدی۔ جلاء العیون ص۲۳۲ ناسخ التواریخ ص۱۳۰	حضرت علی علیہ السلام سے ایک شخص نے عرض کیا۔ اے امیر المومنین خدا کی قسم میں آپ کو دوست رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تو جھوٹ کہتا ہے اس نے عرض کیا سبحان اللہ گویا آپ تو میرے دل کی کیفیت سے بھی واقف ہیں۔ جس پر
بس جمع از بزرگان کوفہ مثل شیث بن ربعی وحجار بن الجر ویزید بن حارث و عروۃ بن قیس	جناب علی نے فرمایا ان اللہ خلق الارواح قبل الابدان بالفی عام ثم عرضھم علینا

واقعات	موازنہ	عقائد اثنا عشریہ

وعمرو بن حجاج ومحمد بن عمر تیمی نامۂ نوشتند باین مضمون) مہیج الاحزان ص۹۴ ناسخ التواریخ ص۱۳۰

ڈیڑھ سو کوفہ کے معززین خاص مکہ میں بھی امام حسین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کوفہ لے چلنے کے لئے اصرار کرتے تھے ناسخ ص۱۳۱

کربلا میں پہنچکر آپ نے قلم و دوات منگا کر سلیمان بن صرد الخزاعی وغیرہ کو ملامت آمیز خط لکھا اور انکی بیعت شکنی پر لعن طعن فرمائی ناسخ التواریخ ص۱۷۱

امام مظلوم شدت تشنگی سے بیتاب ہو کر فرماتے تھے بگذارید بر سر آب روم کہ جگرم از تشنگی کباب شدہ آنجماعت نابکار ساکت شدند و چیزے درجواب نہ گفتند آں امام مظلوم ندا کرد یا شیث بن ربعی یا حجار بن ابحر یا قیس ابن اشعث یا یزید بن الحارث آیا شما بہ من نہ نوشتند کہ صحرا سبز شدہ و میوہ ہا رسیدہ شدہ و لشکر ہا از برائے تو مہیا شدہ مہیج الاحزان ص۱۲۰ ناسخ التواریخ ص۱۸۹

افسران لشکر ابن زیاد مسیب بن نجبہ عمر سعد کے ساتھ کربلا میں گیا تھا مجالس المومنین ص۳۵۴

عمرو بن حجاج افسر میمنہ لشکر ابن سعد و بروایت

یعنے خدا نے اجسام کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ارواح کو پیدا فرمایا تھا اور پھر ان ارواح کو (واسطے اقرار امامت) ہمارے پیش کیا تھا۔ اس موقعہ پر مینے تم کو نہ دیکھا تھا" پس کجا بودی کہ من ترا نہ دیدم" تم کہاں تھے۔ طراز مذہب مظفری ص۱۶۳

حضرت علیؑ کے اصحاب جانتے تھے کہ امام حسین کے اصحاب کب درجہ شہادت پر فائز ہونگے بلکہ وہ خود بھی جانتے تھے اور آنحضرتؐ نے بھی انکو بتلایا ہوا تھا۔ ترجمہ عبارت فارسی مہیج الاحزان ص۹۳

سلیمان بن صرد الخزاعی مسیب بن نجبہ عبداللہ بن سعد عبداللہ بن سعد التیمی رفاعہ بن شداد رؤسائے کوفہ اور حضرت علیؑ کے مشہور شیعوں میں سے تھے۔ "از معارف اصحاب امیر المومنین بودند" مجالس المومنین ص۳۵۴

سلیمان تابعین کبار میں سے اور ان کے رؤسا اور پرہیزگاروں میں سے ہے اور شاید وہی ہے جس نے بطلب انتقام خون امام حسینؑ خروج کیا تھا منتہی المقال مطبوعہ ایران ص۱۵۵

ابن شہر آشوب او بہ اعور سلمی سرکردہ چہار ہزار
نفر بودند کہ سر آب فرات موکل بودند کہ اصحاب
سید الشہدا را از آب منع مے نمودند الخ عروہ بن
قیس سرکردہ پسر سعد بود۔ شیث بن ربعی سرکردہ
پیادگان بود کہ با نحضرت جنگ مے کردند مہیج الاحزان صفحہ ۱۹

احمدیہ جنتری سنہ ۱۳۳۱ھ ۱۹۱۳ء

ناظرین تشحیذ تمام احمدی احباب میں خبر کردیں کہ انکے لئے یہ نادر تحفہ ہے اس میں ہجری بکرمی عیسوی تاریخیں نہایت صحیح دیگئی ہیں اور پھر یہ صرف جنتری ہی نہیں بلکہ اسکے ساتھ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی وفات اور نزول مسیح اور پھر نشانات قرب قیامت اور ان نشانات کا جو خدا نے مسیح موعود کے ہاتھ پر ظاہر کئے اور ان نشانات کا جو آنحضرت صلعم نے مسیح موعود کے لئے مقرر کئے ہیں کافی ذکر ہے گویا اسکے خریدنے سے ایک احمدی کے پاس حضور مغفور کے دعوی کا کافی ثبوت ہو جائیگا تبلیغ کے لئے یہ رسالہ بہت مفید ہوگا چونکہ جنتری ہے اسلئے مخالف اسے جلد تلف بھی نہیں کردیگا بلکہ کم از کم ایکسال اپنے پاس رکھیگا

جو صاحب جنتری کی ضرورت رکھتے ہیں وہ دوسری جنتریوں سے اس جنتری کو ترجیح دیں کیونکہ یہ احمدیہ جنتری ہے جو صاحب سلسلہ احمدیہ کے دلایل سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں وہ اسے ضرور منگوالیں جو صاحب احمدی ہیں اور اپنے جیب میں ایک حجت مخالفین کے لئے رکھنا چاہتے ہیں یا اپنے دوستوں میں یا اپنے قرب وجوار یا دور افتادہ آشناؤں میں تبلیغ کرنا چاہتے ہوں تو اس جنتری کو منگوالیں قیمت ۱ر فی جلد ہے ۶ جنتریاں آدھ آنہ کے ٹکٹ میں جاسکتی ہیں ایک تین چار جنتریاں منگوانی ہوں تو ار کے حساب سے قیمت کے ٹکٹ اور محصولڈاک بھجوادیں ۲۵ جلد کے خریداروں سے عہ ۲ر لئے جاوینگے۔ ۵۰ جلد کے خریدار سے عہ ۱۵ر لئے جائینگے اور ۷۵ جلد کے خریدار سے ۶ ۱ر اور سو جلد کے خریدار سے ۲ ہے بہت کم جلدیں باقی ہیں جلد منگوالیں (تشحیذ الاذہان قادیان ضلع گورداسپور)